نظمیں

فیضان حسن ضیائی

مجھے پیسوں کی حاجت کب نہیں ھے

مجھے پیسوں کی حاجت ہے
تمہیں بھی چاہیے پیسہ
سبھی کی حاجتیں پیسہ
میں جب نظریں اٹھاتا ہوں
تو ہر جانب یہی پیسے
گلی کوچوں میں
سڑکوں پر
گھروں اور محفلوں میں
رقص کرتے ہیں
بنا پیسے کے
اک کپ، چائے، پانی، ناشتہ
کچھ بھی نہیں
یہ بنگلے، کار، موٹر سائیکل
ٹی وی، فرج، کولر،
یہ آسائش کے سب ساماں
پیسوں کی ہی بدولت ہیں
تو پھر اے دوست
اس دنیا میں آخر کون سی شے ہے
جو ارزاں اور آسانی سے حاصل ہے
سنو!
اک تلخ سچائی
جگر کو تھام لو پہلے
کہ جس سے چشم پوشی کی نہ گنجائش
نہ جھٹلانے کی
ہمت ہی کسی میں ہے
بے گناہوں، غریبوں اور ناداروں کا
بس اک خون ارزاں ہے
جو بے پیسے کے
ہر موسم میں آسانی سے حاصل ہے
جب اس دھرتی کے دامن کو نچوڑو گے
تو ہر ذرے سے ٹپکے گا
وطن کے نوجوانوں کا لہو
کہیں معصوم بچوں کا
کہیں مظلوم عورت کا
کہیں سے
نوجوانوں کی امنگوں کا
کہیں مجبور بھائی کا
کہیں بے بس بہن کا
اور کہیں ممتا کی ماری ماں کا
ہر اک مجبور کی دست و پائی
چیخ اٹھے گی
غرض ہر بوند سے
سفاک ماضی کی کہانی
جھلملائے گی
مجھے پیسوں کی حاجت کب نہیں ہے

محلّہ بارہ دری، سسرام، ضلع رہتاس (بہار)، موبائل: 7631887356

ڈاکٹر آفاق فاخری

شاخِ گُل

بہار موسم گل ہے
عجب وحشت کا عالم ہے
خرام باد نسیم سحر بھی ہے لیکن
عجب وحشت کا عالم ہے
ہر اک سو بوئے گل
رقص صبا بھی ہے
عجب وحشت کا عالم ہے
اب ایسے عالم بے کیف میں
یعنی
کہ اس چمن زار تمنا میں
مجھے اک ایسی شاخِ گل کی خواہش ہے
کہ جس کے سائے میں
میں اپنی زندگی کی ساعتوں کو
راحت فزا لمحوں کے آنچل میں
بسر کرلوں
کہاں ہے ایسی شاخِ گل
مجھے ہے جستجو اُس کی
مگر وہ شاخِ گل اب تک
مری آنکھوں سے اوجھل ہے

جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)، موبائل: 9918617576